علمائے نجد و دیوبند کے عقائد و مسائل کا لرزہ خیز بیان

حبیبِ خدا

شب اسریٰ کے دولہا نبیٔ غیب دان و عالم ما کان و ما یکون حضور پرنور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشہور و معتبر حدیث کے مطابق ملک شام و یمن کے لئے برکت کی دعا فرمائی تو اہل نجد نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ہمارے نجد کے لئے بھی۔ آپ نے پھر شام و یمن کے لئے دعاء برکت فرمائی۔ انہوں نے پھر نجد کیلئے عرض کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ کہ وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہیں سے شیطان کا گروہ نمودار ہوگا۔ بخاری۔ مشکوۃ صفحہ ۵۸۲ والعیاذ باللہ

فائدہ:۔ اس پیشین گوئی کے مطابق نجد سے محمد بن عبدالوہاب نجدی کا گروہ اور اس کی تحریکِ وہابیت کا ظہور ہوا۔ یہی شخص وہابی مذہب کا موجد و امام ہے اور دورِ حاضر میں اہلِ دیوبند، مودودی جماعت اسلامی، تبلیغی جماعت، غیر مقلدین "اہلحدیث" در حقیقت سب اس شخص کے پیروکار اور اعتقادی طور پر اس سے متاثر و اس کے ہمنوا ہیں۔ بظاہر لیبل مختلف ہیں۔ لیکن حقیقت میں یہ سب لوگ وہابی اصول و عقائد سے وابستہ اور وہابی خاندان کی شاخیں ہیں۔ اہلِ دیوبند کا بظاہر اہلِ سنت و جماعت بننا اور "سوادِ اعظم اہلسنت" کے نام سے تنظیم قائم کرنا سراسر دھوکہ و مغالطہ ہے۔ جس کے ازالہ کے لئے مندرجہ ذیل حقائق کا مطالعہ ضروری ہے۔

اعترافِ حقیقت

اہلِ دیوبند کا وہابی ہونا ان کا محمد بن عبدالوہاب نجدی سے اندرونی تعلق و اتحاد اور اس کا مداح و معتقد ہونا ایک ایسی حقیقت ہے۔ جس کا خود اکابر دیوبند نے واشگاف الفاظ میں اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے۔ کہ "محمد بن عبدالوہاب ..... اچھا آدمی تھا۔" ● محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد

عمدہ تھے ● اہل نجد اور غیر مقلدین حنفیوں کے عقائد متحد ہیں۔ وہابی متبع سنت اور دیندار
کو کہتے ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ج۳ ص۱۱۰-۱۱۱) مولوی اشرف علی تھانوی کا اپنے متعلق
اعلان تھا۔ کہ "بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں۔ یہاں وہمارے یہاں فاتحہ نیاز کے لئے
کچھ مت لایا کرو۔" (اشرف السوانح ج۱ ص۴۵) اور ان کی تمنا تھی کہ اگر میرے پاس
دس ہزار روپیہ ہو تو سب کی تنخواہ کر دوں پھر دیکھو، خود ہی وہابی بن جائیں۔"
(الافاضات الیومیہ ج۵ ص۶۷) مولوی خلیل احمد، مولوی محمود حسن، مولوی اشرف علی
تھانوی، مفتی کفایت اللہ وغیرہم جیسے اکابر علماء دیوبند کی مصدقہ کتاب المہند ص۳
میں لکھا ہے۔ کہ "وہابی ... سنت پر عمل کرتا ہے۔ بدعت سے بچتا ہے۔ اور معصیت
کے ارتکاب میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔" مولوی منظور نعمانی نے کہا "ہم بڑے
سخت وہابی ہیں۔" اور مولوی محمد زکریا نے اس کے جواب میں کہا۔ "مولوی صاحب میں
خود تم سے بڑا وہابی ہوں۔" (سوانح مولانا یوسف کاندھلوی ص۱۹۲) اکابر دیوبند کے
ان ناقابل تردید حوالہ جات سے روز روشن کی طرح واضح ہوگیا۔ کہ دیوبندی مولوی
اندر سے نجدی اور پکے وہابی ہیں۔ اور ان کا بظاہر سنی حنفی بننا محض تقیہ بازی اور ابن
الوقتی ہے۔ اسی لئے فتنہ دیوبندیت امت محمدی کے بھولے بھالے سنیوں کے
لئے سب سے زیادہ خطرناک و نقصان دہ ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

الغرض حدیث مذکورہ کی روشنی میں اہل دیوبند کے نجدی گروہ سے اندرونی تعلق
محمد بن عبدالوہاب کی مدح و تحسین اس سے قلبی و اعتقادی وابستگی وہابیت کی
قصیدہ خوانی اور خود اپنی زبانی وہابی بننے کے بعد اب وہابی دیوبندی مکتب فکر کے امام
محمد بن عبدالوہاب و وہابی مذہب کی حقیقت ملاحظہ ہو۔

محمد بن عبدالوہاب

دیوبندی مکتب فکر کے مایہ ناز رہنما و سابق صدر دیوبند مولوی حسین احمد مدنی "دیوبندی مسلک کے امام

کی ختم نبوت میں تحریف سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ● اپنے رسالہ الامداد ماہ صفر
۱۳۳۶ھ ص۳۵ پر اپنے ایک مرید کی طرف سے بدیں الفاظ اپنا کلمہ و درود شائع
کیا۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْرَفُ عَلِیٌّ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا اَشْرَفِ عَلِیٍّ اور حالت خواب و بیداری میں اس کلمہ و درود پڑھنے
والے مرید کو تسلی دی۔ کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو۔ وہ متبع سنت ہے۔ کیا
یہ مرزائیت سے اندرونی اتحاد نہیں؟ ایک طرف تو تھانوی صاحب نے اپنے
آپ کو اتنا بڑھایا کہ ● اپنا کلمہ و درود تک پڑھوایا اور دوسری طرف نبی آخر الزمان
صلی اللہ علیہ وسلم کی یہاں تک تنقیص و گستاخی کی۔ کہ "بعض علوم غیبیہ ... حضور کی
کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون (بچہ و پاگل) بلکہ
جمیع حیوانات و بہائم (چوپاؤں) کے لئے بھی حاصل ہے۔" (حفظ الایمان ص۸)
● یہی نہیں کسر یوں پوری کر دی کہ "بدعتی کے معنی ہیں۔ بادب بے ایمان اور وہابی
کے معنے بے ادب با ایمان۔" (افاضات الیومیہ ج۴ ص۳۲۰) گویا جو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم، اور محبان خدا کی تعظیم و ادب کرے وہ بے ایمان و بدعتی ہے اور
جو ان کی توہین کرنے والا گستاخ و بے ادب ہو وہ با ایمان و سنی ہے۔ ایمان دار کے
لئے بے ادب اور گستاخ ہونا ضروری ہے۔ اور چونکہ وہابی بے ادب ہیں۔ اس لئے
وہی با ایمان ہیں۔ اس سے بڑھ کر وہابیت کی حمایت اور شان رسالت و ولایت
کی بے ادبی و مخالفت اور کیا ہو سکتی ہے؟

مولوی محمود حسن

خلیفہ مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی وہابی مکتب فکر کے چوٹی کے امام ہیں۔ جنہوں نے اپنے پیر گنگوہی کے
مرنے پر مرثیہ لکھا جس میں گنگوہی صاحب کا حضرات انبیاء علیہم السلام سے
موازنہ اور ان حضرات کی تنقیص کرتے ہوئے گنگوہی صاحب کو "بانی اسلام
(صلی اللہ علیہ وسلم)"

کا ثانی قرار دیا۔ ● گنگوہی کے کالے کلوٹے عبید و چیلوں کو سیدنا یوسف علیہ السلام کا ثانی قرار دیا۔ ● گنگوہی صاحب کی آواز کو لحن داؤدی اور بانگ خلیل اللہ "قرار دیا۔ ● سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام پر گنگوہی صاحب کی برتری بیان کرتے ہوئے۔ بدیں الفاظ عیسیٰ علیہ السلام پر طنز و آپ کی تنقیص کی۔ کہ گنگوہی نے ؎

"مُردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم"

مولوی محمود حسن صاحب نے تنقیص انبیاء پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ پیر پرستی میں یہاں تک غلو کیا کہ ؎ "پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ" لکھ کر گنگوہ کو کعبۃ اللہ سے بھی بڑھ کر قرار دیا۔ "تقویۃ الایمانی" عقیدۂ توحید کے برعکس گنگوہی صاحب کو سب مشکلات کا حل کرنے والا۔ حاجات روحانی و جسمانی اور دینی و دنیاوی کا ملجا مربی خلائق اور ان کے حکم کو قضائے مبرم کی طرح اور تبدیلیٔ تقدیر کی خدائی صفات میں شریک کیا۔ بلکہ گنگوہی صاحب کو ربّ۔ ان کی قبر کو طور اور خود کو موسیٰ کلیم اللہ (علیہ السلام) قرار دے کر بدیں الفاظ "اَرِنِی" کا ورد کیا۔ کہ ؎

تمہاری تربت انور کو دے کر طور سے تشبیہ
کہوں ہوں بار بار اَرِنِی مری دیکھی بھی نادانی

مولوی حسین علی

واں بھچراں۔ مولوی رشید احمد گنگوہی کے شاگرد مولوی غلام خاں کے استاد اور مولوی سرفراز گکھڑوی کے پیر دیوبندی مکتب فکر کے ساتویں امام ہیں۔ انہوں نے اپنی نام نہاد تفسیر "بلغۃ الحیران" (ص ۲۵۳) میں معاذ اللہ فرشتوں اور رسولوں کو "طاغوت" قرار دے دیا جس کو کوئی معمولی دیوبندی مولوی بھی اپنے حق میں گوارا نہیں کر سکتا۔ علاوہ ازیں۔ معتزلہ کے اس عقیدہ باطلہ کی توثیق کی کہ اللہ کو بندے کے عمل کے بعد اس کا علم ہوتا ہے پہلے نہیں۔" (بلغۃ الحیران ص ۱۵۸)

عبارت میں معنی ختم نبوت میں تحریف اور خاتم بمعنی آخری نبی واس کی فضیلت کا انکار کرنے کے بعد منکرین ختم نبوت کی مزید حوصلہ افزائی کے لئے لکھا ہے۔ "اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس ص ۲۸) مسئلہ ختم نبوت پر ہاتھ صاف کرنے کے بعد ایک اور گل کھلایا ہے۔ کہ انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں۔ تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔ (تحذیر الناس ص ۵) امتی کے نبی سے مساوی ہونے اور بڑھنے کا تصور اور کہاں مل سکتا ہے؟

مولوی رشید احمد

گنگوہی دیوبندی وہابی مکتب فکر کے چوتھے امام ہیں۔ انہوں نے "تقویۃ الایمان" جیسی رسوائے زمانہ گستاخانہ شدید مفسدانہ کتاب کے متعلق لکھا ہے۔ کہ کتاب "تقویۃ الایمان" نہایت عمدہ کتاب ہے ... اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۴۸) یعنی جس نے اس گستاخانہ کتاب کے رکھنے پڑھنے عمل کرنے سے کوتاہی کی وہ عین اسلام سے محروم رہا۔ استغفر اللہ۔ ان کے نزدیک "تقویۃ الایمان" کی گستاخیوں کے باعث جو اس کو کفر اور مولوی اسمٰعیل کو کافر کہے۔ "وہ خود کافر اور شیطان ملعون ہے۔" (فتاویٰ ص ۲۵۲-۲۵۶) مگر جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے۔ "وہ اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت و جماعت سے خارج نہ ہوگا۔" (فتاویٰ ص ۲۴۳) ● تقویۃ الایمان کے زیر اثر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "محمد کو معلوم کچھ" (فتاویٰ ص ۹۶) ● ان کے نزدیک ہندو تہوار ہولی یا دیوالی کی کھیلیں۔ پوری کھانا درست ہے ● ہندو کے سودی روپیہ کے پیاؤ سے پانی پینے میں مضائقہ نہیں (فتاویٰ ص ۱۱۴) ● محرم میں ذکر شہادت حسین کرنا اگرچہ بروایات صحیح ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور حرام ہیں (فتاویٰ ص ۱۲۵)

● انسان آپس میں سب بھائی ہیں۔ جو بڑا بزرگ دینی۔ ولی ہو وہ بڑا بھائی ہے۔ اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔" (تقویۃ ص۵۸) ● جتنے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر ہیں اور نادان ... ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا۔ محض بے انصافی ہے۔ کہ ایسے بڑے شخص اور انبیاء اولیاء کو بے خبر نادان بے حواس ناکارے کہے کا کوئی مسلمان تصور کر سکتا ہے؟ ● اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن اور فرشتہ جبرائیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے۔" (تقویۃ ص۱۶) مرزائیوں نے ایک کو کھڑا کیا۔ وہابیہ کے ہاں کروڑوں کا امکان ہے ● جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔" (تقویۃ ص۴۱) ● رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔" (تقویۃ ص۵۸) ● جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار۔ ان معنوں کو ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار (بلا اختیار) ہے۔" (تقویۃ ص۶۱) ● کسی بزرگ دینی ولی کی شان میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو۔ وہی کرو۔ اس میں بھی اختصار ہی کرو۔" (تقویۃ ص۶۳)

● حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان باندھتے ہوئے آپ کی طرف سے لکھا ہے۔ کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔" (تقویۃ ص۶۰) دیوبندی وہابی مذہب کے علاوہ کوئی مسلمان آپ پر جھوٹا بہتان باندھنے اور آپ کو "مردہ" "مٹی میں ملنے والا" کہنے کی جرأت کر سکتا ہے؟

مولوی محمد قاسم

نانوتوی، دیوبندی وہابی مکتب فکر کے تیسرے امام بانی مدرسہ دیوبند ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے۔ کہ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔" (تحذیر الناس ص۳)

ممدوح محمد بن عبدالوہاب کے متعلق لکھتے ہیں ● صاحب محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداء تیرھویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لئے اس نے اہل سنت و جماعت سے قتل و قتال کیا۔ ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا۔ انہیں کافر و مشرک قرار دے کر ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا۔ ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا۔ اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکلیف شاقہ پہنچائیں۔ سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا۔ اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ ● الحاصل وہ ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا۔ ... محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و جملہ مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خان (غیر مقلد) نے خود اس کے ترجمہ میں ان دونوں باتوں کی تصریح کی ہے۔"

وہابیت

● شان نبوت اور حضرت رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں۔ ... ان کا خیال ہے کہ رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں۔ اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے اور اسی وجہ سے توسل دعا میں آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں۔ ● ان کے بڑوں (اکابر وہابیہ) کا مقولہ ہے۔ معاذ اللہ معاذ اللہ۔ نقل کفر کفر نباشد۔ کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات

علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے ہم کر زیادہ نفع دینے والا ہے۔ ہم اس سے شیطان کو بھی
دفع کر سکتے ہیں اور وفاتِ فخرِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو ہم بھی نہیں کر سکتے ● زیارتِ
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم و حضوری آستانہ شریفہ و ملاحظہ روضہ مطہرہ کو یہ طائفہ (وہابیہ)
بدعت حرام وغیرہ لکھتا ہے۔ اس طرف اس نیت سے سفر کرنا محظور و ممنوع جانتا ہے
... بعض اُن میں کے سفرِ زیارت کو معاذاللہ تعالیٰ زنا کے درجہ کو پہنچاتے ہیں۔ اگر
مسجد نبوی میں جاتے ہیں تو صلوٰۃ و سلام ذاتِ اقدس نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں
پڑھتے۔ اور نہ اُس طرف متوجہ ہو کر دعا مانگتے ہیں ● وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک
فی الرسالۃ جانتے ہیں۔ اور ائمہ اربعہ اور ان کے مقلدین کی شان میں (نا زیبا) الفاظ وہابیہ
خبیثہ استعمال کرتے ہیں۔۔۔ ان کا بھی شغل غیر مقلدین کے الابراحت کی شان میں الفاظ
گستاخانہ بے ادبانہ استعمال کرنا معمول بہ ہے ● وہابیہ خبیثہ کثرت صلوٰۃ و سلام و
درود بر خیر الانام علیہ السلام اور قرأت دلائل الخیرات و قصیدہ بردہ و قصیدہ ہمزیہ وغیرہ
اور اسکے پڑھنے اور اس کے ورد بنانے کو سخت قبیح و مکروہ جانتے ہیں اور بعض اشعار
کو قصیدہ بردہ میں شرک وغیرہ کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ (کتاب شہاب ثاقب الحسین احمد مدنی صفحہ ۴۰ - ۴۲ - ۶۸)

نوٹ:- یہ ہیں محمد بن عبدالوہاب و وہابیوں کے عقائد و معمولات "مدنی صاحب" ایک تو
صدر دیوبند تھے۔ اور دوسرا وہ بقول دیابنہ سترہ اٹھارہ برس مدینہ منورہ میں رہنے
کے باعث محمد بن عبدالوہاب و اہلِ نجد کے حالات سے ذاتی طور پر زیادہ واقف تھے اب
دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو دیوبندی حضرات "مدنی صاحب" کو جاہل یا کاذب اور مفتری و محرف
اور یا پھر خوف خدا کریں اور خود کو "سُنی حنفی و سوادِ اعظم اہلِ سنت" ظاہر کر کے مخلوقِ
خدا کو دھوکہ نہ دیں۔ اس لئے کہ محمد بن عبدالوہاب و وہابیوں کو اچھا و مومن جاننے والے
دیوبندی وہابی "سُنی" کیسے ہو سکتے ہیں۔ اور وہ حقیقی حنفی ہو سکتے ہیں۔ یہ سراسر تضاد ہے
جھوٹ ہے۔ منافقت ہے۔ یہاں ان لوگوں کے لئے بھی مقامِ عبرت ہے۔

جیسا کہ پہلے مولوی اسماعیل دہلوی کے "تقویۃ الایمان" حوالے سے گزرا۔ کہ خدا تعالیٰ
کا علم قدیم و لازم و دائم نہیں۔ چاہے تو دریافت کرے چاہے تو نہ کرے اور
بے علم رہے۔ کیونکہ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار ہو۔ جب چاہے کر لیجئے۔
یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۲۶) والعیاذ باللہ تعالیٰ۔
مولوی حسین علی ۔۔۔ نے مزید لکھا ہے۔ کہ نماز میں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شکل
کا خیال کرے۔ تو لفظ السلام علیک ایہا النبی سے التحیات میں نماز فاسد
ہو جائے گی۔ (بلغۃ صفحہ ۲۴۴) اور معاذاللہ اسی قسم کا عقیدہ بالکل پہلے مولوی
اسماعیل دہلوی کی "صراط مستقیم" کے حوالے سے بھی گزر چکا ہے ● "بلغۃ الحیران" کے
صفحہ ۲۴۴ پر معاذاللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد (رضی اللہ عنہ) کے کافر و مشرک
ہونے کا تاثر دیا ہے۔ (بلغۃ) ● مزید لکھا ہے۔ "رسولوں کے ہاتھ میں کوئی
اختیار نہیں وہ عاجز بندے ہیں۔۔۔۔ ● میرے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے۔ میں تو
محض رسول ہوں"۔ (ص ۲۵۲)

اہلِ ایمان و اہلِ انصاف خود فرمائیں۔ کہ علماء نجد و دیوبند نے کس کس کثرت
سے کس کس انداز اور کیسے الفاظ میں محبوبانِ خدا حضرات انبیاء و امام الانبیاء
علیہم السلام کی گستاخیاں کی ہیں۔ اور ان کی تحقیر و تنقیص میں کوئی کسر نہیں چھوڑی
اور یہود و نصاریٰ کی پیروی میں محبوبانِ خدا کی عظمت و رفعتِ شان کو یکسر نظر انداز
کر کے قرآن پاک میں تحریف و خیانت اور رسالت دشمنی کا کھلم کھلا مظاہرہ کیا ہے۔
اسی لئے علماء و مشائخ حرمین طیبین اور علماء اہلسنت پاک و ہند نے مذکورہ کفریہ
عبارات و گستاخانہ عقائد پر اہلِ نجد و دیوبند کی تکفیر فرمائی اور صحیح العقیدہ مسلمانوں
کے ایمان کا تحفظ فرمایا۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء۔ تفصیل کیلئے اعلیٰحضرت فاضل بریلوی
کی کتاب "الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ" اور "حسام الحرمین" شریف کا مطالعہ کریں۔